ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه
چہل حدیث
مؤلفہ افضل الفضلاء اکمل الکملاء رأس المحدثین زبدۃ العارفین حضرت مولانا
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مع شرح منظوم بزبان اردو الموسوم بہ
۱۳۰۸ھ
در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع نظم ہے حمد خدا سے — لیے احسان جسنے ابتدا سے

مکرر کی عنایت پر عنایت — کرم رکھتا ہے ہم پر بے نہایت

عدم سے کر دیا موجود ہمکو — کیا ذی روح مین محدود ہمکو

ذوی الارواح مین انسان بنایا — نمونہ دست قدرت کا دکھایا

تعالی اللہ کیا کیا خاک سے پاک — کہ جسکے فہم مین قاصر ہی ادراک

فضیلت اور مخلوقات پر دی — ہمین ہر قسم کی نعمت عطا کی

شمار نعمت سبحان سے ہے باہر — قلم سے ہو سکے تحریر کیونکر

بڑا اک اور یہ احسان کیا ہے — کہ انسانون مین باایمان کیا ہے

بڑی نعمت یہی ہے جزو کل مین — کیا خلق امت ختم الرسل مین

نعت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول پاک فخر ارض و افلاک — شہ کونین زیب صدر لولاک

بنا اسکے لئے تن سارا عالم — مقرر روح ہے وہ جان آدم

حبیب حق شفیع المذنبین ہے — کسی کا مرتبہ اتنا نہین ہے

شفاعت کو چلے جب روز محشر — گناہون کو ہو نازش مغفرت پر

جو دیکھین سخن ہے اُس سے اللہ — کلیم اللہ کہین کیا بات ہے واہ

کرے ٹھوکر سے جب جلائے موتیٰ — قدم کو چوم لے اعجاز عیسے

درود اُس پر مع اولاد و اصحاب — کہ ہین بحر ہدایت کے دُر ناب

بیان تالیف

یہ اب کہتا ہی اک ناچیز بندہ — گدائی گنہ سے سر فگندہ

گرفتار خطا پابند آثام — شہ کار جہان ہادی علی نام

جو بجنوری شیوخ لکھنوی ہین — کہ تا مخدوم فخر الدین وہی ہین

نسب مین اُسکے ہین آبا و اجداد — خدا ہو اُنسے خوش اللہ وہ شاد

بڑے جد حضرت صدیق اکبرؓ — ہمیشہ رحمت اللہ اُن پر

کہ بہتون نے لکھی ہین اربعین — کئی دیکھی گئی ہین اربعین

بہت لوگون نے یعنی بہر ریس — حدیثین جسمین ہین چالیس چالیس

مگر سب بعینون سے ہے اچھی — جو مولانا ولی اللہؒ نے لکھی

حدیثین چھوٹی چھوٹی ایک اسناد — کہ آسانی سے ہون ہر شخص کو یاد

مین اسکا ترجمہ لکھتا ہون منظوم — کہ ہو جائین معانی سب کو معلوم

کیا تھا ترجمہ منثور پہلے — جناب مولوی خرم علیؒ نے

لکھے تھے فائدے کچھ حاشیے پر — ہوا ہے درج وہ سب اس مین یکسر

بہت سے اور بھی عمدہ فوائد — لکھے مین جا بجا سے اپنے زائد

کہ نفع عام خلق اللہ کو ہو — کرین پڑھ کر دعا ہی یاد مجھکو

رکھا تاریخی اسکا نام تسخیر ۱۲۷۰ — تفاول ہے کہ دے اللہ تاثیر

غرض اس سے یہی ہے خوشنودی خدا کی — رضامندی جناب مصطفیٰؐ کی

یہی اہل بصیرت سے ہے امید — سخن سنجون سے یہ ہی طمع جاوید

کہ گر اس مین خلل پائین بنائین — کرم سے میرے عیبون کو چھپائین

نظر فرمائین اپنی خوبیون پر — مری نسبت سے درگزرین سراسر

کہ مجھکو کچھ ذری دعوی نہین ہے — خطا سے مین بھی جدا نہین ہے

بہت بعید رن سو خاک زمین ہون — نہر سند کی جو گئے ہین نہین ہون — قبول عرض جو کوئی کرے گا — خدا انکو جزائے خیر دے گا

الگ ہے حدیث اصل مقصود — اعانت چاہیئے اے رب معبود — آغاز مقصود — بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا نام آغاز بیان ہے — کہ دنیا مین سبھون پر مہربان ہے — وہی ہے آخرت مین رحم والا — فقط ہے اُسکی رحمت کا بھروسا

اما بعد الحمد والصلوۃ فھذہ اربعون حدیثا مسندۃ بالسند الصحیح الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پس حمد خدا نعت پیمبر — سنو اے اہل ایمان کان رکھکر — کہ یہ چالیس احادیث نبی ہین — صحیح ان تک سند پہنچی ہوئی ہین

سلام و رحمت کامل خدا سے — ہمیشہ روح پر حضرت کی پہنچے — مبانیھا یسیرۃ ومعانیھا کثیرۃ

حدیثین وہ کہ الفاظ انمین کم ہین — معانی پر بہت ہی محترم ہین — لیبادر بھا راغب خیر رجاء ان یدخل فی زمرۃ العلماء

لکھی ہین اس مین تا سکھے انکو — جسے رغبت ہو خیر مین ہو — حدیثون کو پڑھے اس بھرے سے — کہ ہو زمرے مین داخل عالمون کے

لقولہ علیہ التحیۃ والثناء من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینھا بعثہ اللہ تعالی فقیھا

وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشھیدا — کہ ہے قول رسول اے مرد عاقل — تحیات و ثنا اُن پر ہو نازل

کہ رکھے یاد جو امت سے میری — کوئی چالیس احادیث امر دین کی — اُٹھائے گا فقیہ اللہ اُسکو — خلائق سب کے یعنی زندہ جب ہو

قیامت مین سفارش مین کرونگا — گواہی نیک کرداری کی دونگا — حدیثونکی سند کا اب بیان ہے — نبی تک نام ہر راوی عیان ہے

محدث کی زبان سے ہے یہ تقریر — قلم جو ہو بہو کرتا ہے تحریر — قال الفقیر ولی اللہ عفی عنہ شافھنی ابو طاھر

یہ کہتا ہے ولی اللہ محتاج — کہ اُس سے عفو ہو جو کچھ کیا آج — روایت سامنے فرمائی میرے — مدینے کے ابو طاہر نے مجھ سے

المدنی عن ابیہ الشیخ ابراھیم الکردی عن زین العابدین — وہ اپنے باپ سے ہین اسکے راوی — کہ ہین وہ شیخ ابراہیم کردی

انھون نے یاد رکھ لے بادرایت — کہ زین العابدین سے کی روایت — عن ابیہ عبد القادر عن جدہ یحیی عن جدہ المحب

وہ اپنے باپ سے کرتے ہین مذکور — ہے عبد القادر انکا نام مشہور — وہ اپنے جد سے جنکا اسم یحیی — وہ اپنے جد سے نام اُنکا محب تھا

عن عم ابیہ ابی الیمن عن ابیہ شھاب احمد — وہ راوی صاحب صدق و صفا ہی — ابو الیمن اپنے والد کے چچا سے

انھون نے نقل اپنے باپ سے کی — شہاب احمد ہے انکا نام نامی — عن ابیہ رضی الدین عن ابی القاسم عن السید ابی محمد

وہ اپنے باپ سے اے پاک گوہر — رضی الدین ہے نام انکا مقرر — ابو القاسم سے انکو نقل حاصل — وہ سید بو محمد سے ہین ناقل

عن والدہ ابی الحسن عن والدہ ابی طالب عن ابی علی — انھین والد سے اپنے فیض پہنچا — گرامی نام جنکا بو الحسن تھا

وہ اپنے باپ بو طالب سے راوی — روایت بو علی سے انکو پہنچی — عن والدہ محمد زاھد عن والدہ ابی علی عن ابی القاسم

وہ اپنے باپ سے کرتے ہیں اسناد — محمد زاہد اُنکا نام رکھ یاد

عَنْ وَالِدِہٖ اَبِی مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِہٖ الْحُسَیْنِ عَنْ وَالِدِہٖ جَعْفَرٍ

حسین اپنے پدر سے ہیں وہ مظہر — وہ اپنے باپ جعفر سے ہیں مخبر
وہ اپنے باپ سے کرتے ہیں منقول — ہے عبد اللہ اُنکا نام مقبول

عَنْ اَبِیْہِ الْاِمَامِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْہِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

ملا والد سے اپنے اُن کو ارشاد — جو ہیں بیشک تمیس آل امجاد
دعا ہے اب یہی لب قلم کے — رہے اللہ راضی ان سبھوں سے

لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ حَقًّا

ازل سے تا ابد اُنپر بتعظیم — درود اللہ بھیجے اور تسلیم

فائدہ

مگر مقصود اس سے وہ خبر ہے — کہ لوگوں میں بیان یکدگر ہے
حدیثیں جو یہاں لکھی گئی ہیں — اسی اسناد سے مروی ہوئی ہیں

وباب ۲ اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ

فائدہ

اگر چاہو تو باتوں میں لگا کر — کرو دھوکے میں پیدا واسا پھیر

وباب ۳ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ

فائدہ

یہ ہیں دو وصف آئینے میں موجود — یہی تشبیہ سے اس جا ہے مقصود
کدورت اہل ایمان کے نہیں خوب — کسی صورت نہیں یہ امر مرغوب
عزیزو قول ہے خیر الوریٰ کا — امانت دار ہے لیں جس سے شورا
غرض مطلوب جس سے مشورت ہے — امانتدار راز و مصلحت ہے
کہ ہے ان دونو باتوں میں گنہگار — چھپاوے مصلحت یا کھولے اسرار

وہ راوی اپنے والد بو علی سے — ابو القاسم سے وہ ناقل سند کے
انہوں نے اپنے والد سے سند لی — مسمی بو محمد سے ہیں وہ بھی

عَنْ اَبِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ

وہ اپنے باپ شاہ ملک دیں سے — امام پاک زین العابدین سے
وہ اپنے باپ امام دوسرا سے — حسین سید کرب و بلا سے
ولی اللہ مہر اوج تمکین — علی بن ابی طالب شہ دین

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سنو قول علی مرتضیٰ ہے — کہ اللہ کے پیمبر نے کہا ہے
کہ ہرگز جو خبر سنیے کسی سے — نہیں ہوتی برابر دیکھنے کے
مثل مشہور ہے اسے نور دیدہ — شنیدہ کے بود مانند دیدہ
خبر جو دی خدا نے یا نبی نے — زیادہ معتبر ہے دیکھنے سے
یہی لفظ یہ سے کیجو باور — کہ لکھا ہے حدیثوں کے سرے پر
نبی فرماتے ہیں اے دوست یکتا — لڑائی نام ہے دھوکے دہی کا
حریف جنگ سے دھوکا نہیں عیب — کہ جائز ہے چپ اندازی بلا ریب
کبھو یا کچھ کہ دیکھے اور جانب — تم اس پر اتنی میں ہو جاؤ غالب
یہ کہتے ہیں رسول جن و انسان — مسلمان کا ہے آئینہ مسلمان
غرض ہے یہ کہ رکھو صاف دل کو — جتاؤ سامنے گر عیب کچھ ہو
جو ہیں آئینہ سا صاف طینت — نہیں کرتے مسلمانوں کی غیبت

وباب ۴ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

فائدہ

بتا دی ہو جو اُسکے حق میں بہتر — نہ کھولے بھید کو اُسکے کسی پر

وباب ۵ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

بتاوے کام جو اچھا کسیکو ۔ برابر کرنیوالے کے جزا ہو
کسی نے کام اگر اچھا بتایا ۔ تو کرنیکے برابر اجر پایا

وبہ اِستعینوا علی الحوائج بالکتمان

فائدہ

نظر تدبیر مین اللہ پہ ہو ۔ روا کرتا وہی ہی حاجتون کو

وبہ اِتقوا النار ولو بشق تمرة

فائدہ

بیان صدقے کا تو یہ برملا ہے ۔ کہ بیشک اُسمین نفع ہر ملا ہے
خفی ظاہر سبھی دینا ہے اچھا ۔ مگر ظاہر سے پوشیدہ ہے اچھا
یہ دینے والے کو مدِ نظر ہو ۔ جسے دیجے نہ اُسکو بھی خبر ہو
اگر منظور دینا ہو نہان مین ۔ چھپا کر رکھدے اُسکی بار دکان
اگر بازار سے سودا منگا دے ۔ ملا کر اور کچھ زائد لے آوے
ادا وہ قرض کر تو اسے بلاوے ۔ فرستادہ ہی مفلس کا بنکر
نہین موقوف کچھ تھوڑے بہت پر ۔ بقدرِ دسترس دینا ہے بہتر
یہ طاقت بھی نہو چھپی کہی بات ۔ کہ وہ اُنکی طرف سے ہوگی خیرات

وبہ الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر

فائدہ

نہین پاتے کہ جو ہین اہلِ ایمان ۔ پسند اُنکو نہین ہے دارِ امکان
کہ ہوتی ہی وہان بے شبہ بہبود ۔ یہان گویا اسیر وہین ہین معدود
یہان جبتک ہین زندہ چین لین ۔ پھنسینگے پھر عذاب وہ نہین
نہین جی چاہتا جائین یہان سے ۔ کبھی چھوٹے نہین سیر اس جہان سے
سوار اک ور جاتے تھے کہین کو ۔ کہ پکڑا ایک نے دامانِ زین کو

فائدہ

عجب شانِ عنایاتِ خدا ہے ۔ کہ بے محنت بشفقت یہ جزا ہے
یہ فرمایا نبی نے لے برادر ۔ مدد پوشیدہ چاہو حاجتون پر
کرو تدبیر یعنی چھپکے چھپکے ۔ بچو تم جسمین شرِ حاسدان سے
اگر حسنا و ہر ظاہر ہو یہ راز ۔ تعجب کیا ہے گر ہون رخنہ انداز
بچو تم آتشِ دوزخ سے یکسر ۔ عزیزو نیمہ خرما ہی دیکر
یہ معنی لکھ گئے ہین اگلے اعلام ۔ خدا کی رحمت اُنپر صبح ہر شام
جو کچھ دیکر کیا خوش دل کسی کا ۔ سبب آتش سے بچنے کا وہ ہوگا
مناسب ہے جو دیجے ہاتھ سے دو ۔ نہو آگاہی اُس سے دستِ چپ کو
نہین دشوار چندان یہ طریقہ ۔ اگر انسان رکھتا ہو سلیقہ
جو مفلس بیچے اپنی چیز لاکر ۔ تو بھولا بن کے لے اُسکو گران تر
کوئی سمجھا کہ تجھسے اجنبی ہو ۔ کسی مفلس پہ اُسکا قرض بھی ہو
یہی انداز سے ہین اور حیلے ۔ تامل جو کرے کوئی سمجھ لے
جو مفلس دے نہین سکتا ہے صدقہ ۔ کسی کا کام اُسے کرنا ہے صدقہ
قریبون مین کوئی مفلس اگر ہے ۔ تو پہلے اُسکو دینا خوبتر ہے
جو مومن ہے اُنہے دنیا ہے زندان ۔ مگر کافر کے حق مین باغ و بستان
یہان مومن کو یعنی کشمکش ہے ۔ مگر عقبی مین اُسکا حال خوش ہے
نہین لگتا ہی جی دنیا مین زنہار ۔ مگر دن زیست کے بھرتے ہین ناچار
خلاف اسکے سمجھ احوالِ کفار ۔ کہ وہ سب آخرت مین ہین نگونسار
رہا کرتے ہین دنیا مین بہت شاد ۔ نہین کرتے ہین عقبی کو کبھی یاد
سنا ہی جب امام یوسف تھے قاضی ۔ رہے اُنسے خدائے پاک راضی
وہ کافر کوئی گھسیارا تھا محتاج ۔ لگا کہنے ہے تمسے اک سوال آج

کہ معنی کیا ہین اس قول نبیؐ کے — مجھے سمجھا کے خاطر جمع کیجے
کہ وہ کافر ہے تم ہو صاحب ایمان — کہ سے دنیا جنت کسکو زندان
وہان مومن کو یہ کچھ دے گا اللہ — کہ بھولینگے یہان کی حشمت و جاہ
اٹھا لینگے مزے جنت کے جسدم — یہ سمجھینگے چھٹے زندان سے اب ہم
وہ سمجھینگے کہ تھی دنیا غنیمت — ہمین جا دین کا تھا غنیمت
بتلائے معنی پاکیزہ کیا خوب — رہے جنت مین یا رب روح یعقوب
یہ پہلے دوستو قول پیمبر — حیا و شرم بہتر ہے سراسر
خدا سے شرم رکھے ہے مرد عاقل — وہان تا منہ دکھانے کی ہو قابل
زیادہ فاسق فعلن برا ہے — کہ با وصف گنہ وہ بیحیا ہے
یقین عدہ مومن ہے ایسا — کہ لے لی ہاتہ مین اک چیز گویا
تخلف یعنی وہ کرتا نہین ہے — وفا مین اسکی شک اصلا نہین ہے
نہین ہے جو بھی عہد سے خالی — نہ ہونا ہرگز اس سے لا ابالی
بڑا رتبہ ہے وعدے کی وفا کا — کہ پہلے جان یہ وصف انبیا کا
گنے اللہ نے جب وصف انکے — کہا انکو رسالت سے بھی پہلے
لکھون کیا اور وصف صدق میعاد — خدا کرتا ہے اپنے وصف مین یاد

وبا ۱۱ لا یحل للمؤمن ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام

کہ چھوڑے وہ کسی بھائی کو اپنے — خفا ہو کر زیادہ تین دن سے
کہ بھائی ہے مومن کو مقرر — کہ مومن سب کے سب دینی برادر
غرض مومن بھائی گر رنجیدگی ہو — کسی مومن سے کچھ آزردہ جی ہو
زیادہ تین دن سے ہے یہ معیوب — ملین گر اس سے پہلے اور بھی خوب
نجانا تینا نہ ٹھیرنے پائے یار — کہ ہو جائے کہین نفرت کی دیوار
نہین ہم مین سے ہے وہ بے دیانت — ہماری جو کرے کچھ بھی خیانت

ذرا دیکھو تو اپنا رتبہ و جاہ — مرے حال مصیبت سے ہوا آگاہ
ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ سن لے — یہ معنی ہین حدیث مصطفےؐ کے
جو دیکھینگے تنعم اس جہان کے — یہان سمجھینگے بیشک قید مین تھے
عذاب سخت ہوگا کافرون پہ — سلاسل مین بندھینگے دوزخ کے اندر
مصیبت بھی یہان راحت تھی ہمکو — بہ نسبت اسکے وہ جنت تھی ہمکو

وبا ۹ الحیاء خیر کلہ

فائدہ

مناسب شرم ہر انسان سے بھی — کہ بیشرمی نہین ہوتی ہے اچھی

وبا ۱۰ عدۃ المؤمن کاخذ الکف

فائدہ

غرض ایفا ہے ایمان کی علامت — تخلف ہے سزاوار ملامت
وفای عہد ہے قرآن مین مذکور — مقرر بار بر پس اسکی ہے مذکور
ذرا تم کھول کر تنزیل دیکھو — بیان وصف اسمٰعیل دیکھو
مقدم ہے بیان صادق الوعد — کمالات اور بھی ہین اس صفت کے بعد
بہت قرآن مین ہے فیض گنجور — ہے لا یخلف المیعاد مذکور
حدیث پاک ختم المرسلین ہے — کہ جائز صاحب ایمان کو نہین ہے

فائدہ

برابر ہین غرض سب مرد و مسلمین — نہین مقصود صرف اہل نسبین
نہ انہین ہے لطف ملاقات — رکاوٹ دل مین ہو تو نہ ہو بات
کریگا جو کوئی دونو مین سبقت — اسی پہلے ہی استحقاق جنت

وبا ۱۲ لیس منا من غشنا

فائدہ

نہیں اسلام کی یہ پروہ یعنی | مسلمانوں سے جسنے کچھ دغا کی
جو بیچے کچھ تو عیب اسکا جتا کر | نرکھے دودھ میں پانی ملاکر
یہ ہے اک وزن کا مذکور یار | رسول اللہ گزرے سوئے بازار
تو اوپر خشک تھی اندر ملی تر | کہا اسکا سبب کیا ہی بیان کر
کہا حضرت نے جو بھیگی ہوئی تھی | وہی کسواسطے اوپر نہ رکھی

ولہ ما قل وکفی خیر مما کثر والہی

فائدہ

بہت دولت جنہیں ہوتی ہے حاصل | وہ اکثر رہیں رہتے ہیں غافل
سمجھنا یہ نہ اس سے اہی خوش اعمال | کہ بندے ہر طرح سے کثرت مال
تونگر بعض اصحاب نبی تھے | امیرالمومنین عثمان غنی تھے
کہا یارب شہا ہی مجکو دیجو | کہ پھر لائق نہو ہر گز کسیکو

ولہ الراجع فی ہبتہ کالراجع فی قیئہ

فائدہ

جو قے کھانے سے دی تشبیہ اسکی | حرام اسکی طرح ٹھیرگا وہ بھی
مثال اسمیں یہ فرمائی ہے حسن کو | کہ کتا جیسے کہائے اپنی قے کو
مگر جیسے دم اپنی قے کو کھائے | کراہت دیکھنے والوں کو آئے
غرض یکر نہ لو ہر گز خدارا | کہ قے کھانی نہیں ہوتی گوارا
روا ہے دو نوگر ہوجائیں راضی | کرے حاکم سے استرداد قاضی
مگر مکروہ ہی شدت سے بہی | کرے ہر چیز جو صاحب خرد ہے
سینگے دیکھکر ہیں چشم تکو | جو دیکر پھیرلو گے اے عزیزو
سنو قول پیمبر کان رکھکر | بلا ہی بات کرنے پر مقرر
زباں اپنے پھنستے ہیں کثر بلا میں | اگر چپکے رہیں آرام پائیں

فریب ہے اہل ایمان نا روا ہے | خطا ہے یہ خطا ہی یہ خطا ہے
کسی شی میں نکرنا میل ہرگز | ملا دینا نہ گھی میں تیل ہرگز
وہاں اک ڈھیر گیہوں کا لگا تھا | نبی نے اسکے اندر ہاتھ ڈالا
کہا مالک نے پانی اسکو پہنچا | نہیں یعنی بھگوئی ہے نے جملا
غرض ہر گز دغا جائز نہیں ہے | کرے پرہیز جسکو خوف دین ہے
کفایت کی الی کم چیز جی اس سے | بہت سنتے جو ہو او غفلت میں ڈالے
وہ روزی خوب ہے کافی تجھے ہو | نہ ثروت جسمیں تو بھولے خدا کو
نبی نے آل کو اپنے دعا کی | کہ یا اللہ کفاف انکی ہو روزی
نہو غفلت جیسے دولت میں پڑکر | وہ پھل پائیگا اسمیں بھی مقرر
سلیماں کی دعا ہے رب ہب لی | خدا سے سلطنت یعنی طلب کی
تونگر گر کوئی نہان ہوگا | زیادہ اس سے کیا سامان ہوگا
کسی نے پھیرلی گر چیز دے کر | تو گویا اپنی قے کھائی مقرر
حدیث پاک کا یہ مقتضا ہے | کہ استرداد مطلق نا روا ہے
نکلتا ہی یہی اس سے ولیکن | حدیث اک اور ہی اسکی ہے مبین
نہیں ہے کچھ کو حرمت سے کچھ کام | مکلف وہ نہیں ہے نیک فرجام
ہی ہے سب کراہت کے ہیں قائل | نہیں حرمت کی جانب کوئی مائل
اگرچہ فقہ میں لکھا ہوا ہے | کہ دیکر پھیرلینا بھی روا ہے
بہت سی اور بھی ہے اسمیں تفصیل | نہیں ہے دوستو یہ جائے تکمیل
جو دیکھو عرف میں تو بھی نہیں خوب | کہ ہمجنسوں میں ہے یہ بات معیوب

ولہ البلاء موکل بالمنطق

فائدہ

بہت مشہور قول من سکت ہی | سلامت ہے نجا جسکی خاصیت ہے

خموشی خوب ہے اے صاحب ہوش / جو عاقل ہیں ہا کرتے ہیں خاموش
کوئی بات آبرو کھوتی ہے گاہے / خلل انداز دین حق ہے گاہے

وفیہا ٦ الناس کاسنان المشط

فائدہ

کرے کنگھی تو الجھیں بال یکسر / تکلف شانہ زن کو ہو مقرر
فساد اس سے بہت ہو جائیں پیدا / خرابی گو نہ گو نہ ہو ہویدا
دلوں میں رکھو باہم میل ایسا / کہ ہے کنگھی کے دندانوں میں جیسا
کہ ہے کنگھی کے دندانوں کا یہ حال / کہ سلجھا دیتے ہیں الجھے ہوئے بال
کرے ہر ایک کو سمجھا کے خرسند / خصومت دور ہو سب ہوں رضامند
سنو اے مومنو قول نبی کو / کہ بے پروائی وہ ہے دل سے جو ہو
غنا دولت کے ملنے کو نہ سمجھو / تونگر وہ ہے جسکا دل غنی ہو
غنا ظاہر کی یعنی کب غنا ہے / اگر دل سے نہو بیشک ریا ہے
نہ آئیگی خدا کے سامنے کام / کب اس آغاز کا اچھا ہے انجام

وفیہا ٨ السعید من وعظ بغیرہ

فائدہ

جو پائے کوئی بد خصلت کسی میں / نہ رکھے قصد اسکا اپنے جی میں
کسی کو کوئی راہ اچھی بتائے / سنے یہ تیرا بھی راہ پائے
کرے یا اسکو اچھے کام کی پند / خدائے پاک ہو جس سے رضامند
اگر اس امر کی ہو اسمیں عادت / تو چھوٹے جسمیں ہو صاحب سعادت
زپیشین مردم این گفتار بشنو / بدر میگویم اے دیوار بشنو
بلاشبہ ہیں حکمت بعض اشعار / بیان بعضے ہیں جادو بیشک ای یار
یہان حکمت سمجھ علم شرائع / مراد اس سے ہے یا ہر علم نافع

سخن کوئی دکھا دیتا ہے زندان / کبھی بیکا ہو جاتا ہے ایمان
کبھی کچھ بول کر لیتے ہیں الزام / تلف ہوتا ہے گاہے مال ناکام
کہا حضرت نے ہے جتنے آدمی ہیں / وہ کنگھی کے سے دندانے سبھی ہیں
کوئی دندانہ جو کنگھی کا ٹوٹے / خلل ہو سب میں یہ مطلب ہے اس سے
جماعت سے کوئی یونہی جو چھوٹے / تو دل اور دل کا بھی بے شبہہ ٹوٹے
غرض ہے اتحاد آپس میں لازم / توافق چاہیے ای با مکارم
یہی مقصود یا اے مرد دانا / یہی تشبیہ سے مطلب ہے اس جا
یہی انسان عادت اپنی ٹھہرائے / کہ گر الجھا پڑے آپس میں سلجھائے

وفیہا ٧ الغنی غنی النفس

فائدہ

یہاں اک اور بھی معنی ہیں ظاہر / بیان اسکا کروں اے تیز خاطر
غنا گر تم کرو لوگوں میں اظہار / کمی دل سے نہو ہر طمع زنہار
نہیں ہے اعتبار اسکا کسی طور / کہ ظاہر میں ہو کچھ دل میں ہو کچھ اور
سعادتمند تو اسکو کہیں گے / چلیں جو چال سے غیروں کی سیکھے
کسی کے دیکھکر اطوار اچھے / کرے اسکی طرح کردار اچھے
صلاح کار دیکھی نیک ہو جائے / برائی گر نظر آئے ادب پائے
ملامت کوئی کرتا ہو کسی کو / کہ اسمیں عیب ناشائستہ کچھ ہو
اثر ہو تیرے کو سنکے یہ حال / کرے آراستہ عادات و افعال
کرے آپ اختیار اس کام کو بھی / نصیحت غیر کو جسکی سنی تھی

وفیہا ٩ ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا

فائدہ

اگر اشعار میں مضمون ہو توحید / عقائد نظم کیجے خواہ تحمید

جناب مصطفیٰؐ کی نعت کی ہو
ثنائے آل و صحابِ نبیؐ ہو

کسی نے لکھی ہو تفسیر یا نظم
حدیثوں کا کیا ہو ترجمہ نظم

کوئی ایسا ہی اور امر نکو ہو
مقالِ خیر سچی بات جو ہو

ہو منسوب اسے عالی مناقب
کہے اشعار حسّانؓ آدم کی جانب

قصیدے بعضے بعضے ہی سخنور
نبیؐ کے پاس گنتے ہیں مقرر

علاوہ اسکے حضرت کا ہے ارشاد
ذرا اس بات کو دل میں رکھو یاد

مگر قرآن میں اے فیض جمہور
مذمت شاعروں کی ہے جو مذکور

کہ ہو جائے باہم تطبیق حاصل
حدیث و آیت میں ہو توفیق حاصل

کلام ایسے بھی ہوتے ہیں مقرر
کہ ہوں سب لغو بیہودہ کہ اکثر

یہ باتیں سننی میں ہوتے ہیں مائل
سنا کرتے ہیں منہ بھرتا نہیں دل

اگرچہ جھوٹی باتوں میں کہاں ہے
جو سچ بولا کرے جادو بیان ہے

عفو شاہانِ عالی منزلت کا
سبب سمجھو بقائے سلطنت کا

سلاطین سخت گیری پر اگر آئیں
خطا سے درگزر یعنی نفرمائیں

رعایا کو اگر سلطان رکھیں شاد
تو روز افزوں ہو ہستا ملک آباد

کوئی فتنہ نیا برپا نہو جائے
خلل کچھ دین میں پیدا نہو جائے

قرابت یا وجاہت کا نہو پاس
ترحم ہے یہی شیطان کا وسواس

بخاری میں یہ ہے حضرت سے مروی
کہ خو ابنائے اسرائیل کی تھی

اگر ہوتی ضعیفوں میں کسی سے
تو حد میں ہاتھ انکا کاٹتے تھے

مگر میں بیگمان جاری کروں حد
جو چوری فاطمہؓ سے بھی ہو سرزد

سیاست سے غرض شاہی کو لازم
نہو ہرگز معینِ ظلم و ظالم

محبت آدمی رکھتا ہے جس سے
قیامت کو وہ ہوگا ساتھ اسکے

کسی نے آنکے حضرت سے پوچھا
قیامت کب ہے اے خیر البرایا

مناقب لکھتے ہوں او رنہیا کے
محامد اولیاؤ اصفیا کے

کئی ہوں فقہ کے متون مسائل
نصایح یا ہوں ایسے انکو شمائل

یہ سب ہیں بیگمان حکمت میں داخل
کہ انسے فائدے ہوتے ہیں حاصل

قصائد مشتہر ہیں حضرتؐ سے
نبی کا مرثیہ خیر النساؓ سے

کسی کی آپ نے تعریف کی ہے
کسی میں لفظ کی اصلاح دی ہے

کہ شعر اچھا ہے گر مضمون ہو اچھا
برا ہے گر برا ہو مطلب اسکا

مراد اس سے وہی شاعر سمجھیو
جو موزوں کرتے ہیں مضمون بد کو

جو فرمایا بیاں ہوتے ہیں جادو
ذرا اسکی بھی معنی کو سمجھ تو

اثر کرتے ہیں جان و دل میں ایسا
کہ ہو جاتے ہیں سننے والے شیدا

جو فرمائے بجا لاتے ہیں یکسر
نہیں ہوتے کبھی کہنے سے باہر

باب ۲۰ عَفْوُ الْمُلُوْكِ اِبْقَاءُ الْمُلْكِ

فائدہ

گزیران کے سے ہر نہان ہو جاوے
رعیت بیگمان ویران ہو جاوے

مگر ہے عفو کے قابل وہ تقصیر
شریعت کی نہو کم جسمیں توقیر

قصاص و حد جو لازم ہو کسی پر
نہ اس سے درگزر ایسے وا گستر

ترحم ہے رضائے حق کی خاطر
یہ ہے نا مرضیِ اللہ ظاہر

مگر چوری شریف نہیں سے کرتا
تو اسکو چھوڑ دیتے بے محابا

ہلاک انکو کیا اللہ نے ہے پر
کہ یہ دستور بیجا تھا مقرر

رسول اللہ کا انصاف دیکھو
کہ حق فرما دیا ہے صاف دیکھو

باب ۲۱ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

فائدہ

نبی بولے کہ یہ کیا پوچھتا ہے
بتا سامان اسکا کیا کیا ہے

کہا اسنے نہین سامان کچہ بھی — پر الفت ہی خدا و مصطفی کی
جہان مین ہونگے یعنے دوست جسکا — اسیکی ساتھ وہ محشور ہوگا
پسند آجائے رسم و راہ انکی — کرے جو تقلید بے اکراہ انکی
انہین کے ساتھ ہوگا حشر کیسے دن — عقوبت سے نہین ہونیکا امین
چلو انکے طریقہ پر شب و روز — کہ ہو روز قیامت بہجت افروز
تعالی اللہ کیا قسمت ہے یاور — نبی کا ساتھ ہو جسکو میسر
نہ بربادی ہوئی اس آدمی کی — حقیقت جس کسی نے جان اپنی
جو اپنی قدر کو پہچان لے گا — یہ جانے گا کہ ہون بندہ خدا کا
عدم سے کر دیا ہے اسنے موجود — کریگا ایکدن پھر مجھکو نابود
ہزارون نعمتین دی ہین کرم سے — کیا ہے پرورش ناز و نعم سے
کرون نعمت کا اسکی شکر ہر بار — رضا کا مین ہون ہر دم طلبگار
ہوا یہ حال جسکا شاد ہوگا — کبھی ہرگز نہ وہ برباد ہوگا
حق عورت ہی ہے لڑکا مقرر — ملین گے مرد زانی کو پتھر
زنا سے یعنی پیدا ہو جو لڑکا — وہ عورت ہی کو بے شبہ ملیگا
حجر کیا خوب فرمایا ہے اس جا — کہ وہ مطلب ہو جس سے ہویدا
یہان بھی عرف مین کہتے ہین اکثر — فلانے کو ملین گے خاک پتھر
اشارہ مرد کے حق مین ہی اس سے — کہ حد مین سنگسار اسکو کرین گے
مین لکھا ان ہو زنا کی صورتین سب — نکل آئیگا اس سے یہ بھی مطلب
جو دونو مین سے محصن ایک بھی ہو — کرینگے سنگسار حد اسیکو
کسیکو انہین گر محصن نہ پائین — تو سو سو کوڑے دونو کو لگائین
کہ ہو آزاد وہ اے مرد کامل — مسلمان اور بالغ اور عاقل
لکھے ہین ہمنے جو اوصاف پانچون — بہنگام دخول ان دونوین ہن

کہا حضرت نے جسکی ہے تجھی چاہ — سقر تو رہے گا اسکے ہمراہ
اگر کفار سے کچھ دوستی ہو — کہ انکی طرز دلمین کھپ گئی ہو
کرے پیدا تشابہ انکی خو مین — لباس و وضع مین یا گفتگو مین
اگر اپنا بھلا تم چاہتے ہو — نبی سے دوستی دنیا مین رکھو
رسول اللہ کے ہمراہ ہوگے — اگر انکی محبت مین مروگے

وبہ ۲۲ ماهلک امرء عرف قدره

فائدہ

وہی خالق ہے مین اسکا ہون مخلوق — وہ رازق ہے مین ہون رزق خوار مرزوق
ذلیل اک قطرہ سے پیدا کیا ہے — عزیز آخر کو سر تا پا کیا ہے
ہوا جب بندہ لازم بندگی ہے — چلون ارشاد پر زیبا یہی ہے
سمجھکر قدر جب سوچے گا یہ بات — رہیگا پھر مقر گرم طاعات

وبہ ۲۳ الولد للفراش وللعاهر الحجر

فائدہ

کچھ اسمین مرد کا دعوی نہین ہے — یہی ارشاد ختم المرسلین ہے
کہا مطلب ہے اک اے خردمند — کہ ملنے کا نہین زانی کو فرزند
سنو اب دوسری تقریر مجھسے — کہ بے شک سنگ ہین ملنے کے حجر
یہ فتوی بعض صورت مین ہے جاری — کہ تنہا مرد کو ہے سنگساری
اگر ہون مرد و عورت دو محصن — نہ کوئی سنگساری سے ہو امین
جو نا محصن ہو انکی ہے یہ تعذیب — کہ سو کوڑے لگائین پھر تادیب
ذرا سن لے سوالے پاکیزہ باطن — شریعت مین انہی کہتے ہین محصن
کیا عقد صحیح آزاد زن سے — دخول انہی کیا ہو بعد اسکے
جو ان شرطون سے کوئی بات کم ہو — تو پھر محصن نہین کہنے کے اسکو

وبها۲۴ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

فائدہ

لکھی ہیں معنی جو ہاتھوں کی تقریر
یہی حضرت عمرؓ سے آئی تفسیر

ملا کچھ جسکو ہے وہ چیز فانی
دیا جسنے ثواب اسکا ہے باقی

مگر دینے سے ہے صدقہ ہی مقصود
نہیں ہیں اسمین خراج و عشر معدود

کہ مثلِ نذر لا وہی دینے والا
اٹھانے والے کا ہو ہاتھ اونچا

وبها۲۵ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ

فائدہ

اگر پہنچے تجھے نعمت کسی سے
حقیقت مین ہے فضلِ ایزدی سے

حقیقت مین کرو گے شکرِ حق تم
بظاہر گرچہ ہوگا شکرِ مردم

زیادہ شکر سے ہوتی ہے نعمت
یہ نعمت پر خدا نے دی ہے نعمت

خدا کا شکر بھی اس سے نہ ہوگا
نہین کرتا ہے جو شکر آدمی کا

اگر مانا کسی نے حقِ انسان
کریگا وہ مقرر شکرِ یزدان

وبها۲۶ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ

فائدہ

نظر آتا نہین اسکا کوئی عیب
سمجھتا ہے اسی بے عیب لاریب

ہمیشہ اسکی خوبی پر نظر ہے
اگر ہو داغ بھی شکِ قمر ہے

نہین ہوتی برائی دل مین جاگیر
نصیحت بھی نہین کرتی ہے تاثیر

خدا ایسے مجھے دے آنکھ وہ دل
کہ دیکھوں حق کو حق باطل کو باطل

یہ ہے قولِ شفیعِ روزِ محشر
کہ دل پیدا ہوئے وہ خصلتوں پر

فائدہ

وبها۲۸ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ

نبی فرماتے ہیں اے دست بالا
کہ اونچا ہاتھ ہے نیچے سے اچھا

جو دے وہ ہاتھ اونچا ہے رہا ہے
جو لے بخشش اسے نیچا کہا ہے

عطا جو شخص کرتا ہے کوئی شے
فہمیا جر اسکے واسطے ہے

رہا اچھا اسی سے دینے والا
کہ فانی چیز دی باقی کو پایا

الگ ہے اس سے جو یہ بھی مقرر
علاوہ اسکے ہے شرط اے برادر

ادائے قرض بھی اس سے جدا ہے
کہ وہ تو مال لینے والے کا ہے

ادا کرتا نہین ہے شکرِ یزدان
نہین کرتا جو کوئی شکرِ انسان

کہ شکرِ انسان کا شکرِ خدا ہے
سمجھ لو یہ نہین اس سے جدا ہے

کہ دی بالواسطہ اللہ نے تجکو
یہ سمجھے گا جسے کچھ بھی سمجھ ہو

خدا کا شکر ہر اک پر ہے واجب
کبھی اس سے نہین غفلت مناسب

یہ معنی یا ہین اے پاکیزہ گوہر
ذرا اسکو سمجھنا دل لگا کر

غرض خالی رہی اس سے سعادت
ہوئی احسان فراموشی کی عادت

ذرا مانا کرو احسانِ نعمت
کبھی اچھا نہین کفرانِ نعمت

محبت چیز کی ہی دوست یکتا
تجھے کرتی ہے اندھا اور بہرا

غرض جس چیز کی الفت سمائی
نہین آتی ہے کچھ دل مین برائی

اگر کوئی جتاوے عیب اسکا
اسے دل سے نہین سنتا ہے صلا

خوش آتے ہین جو انسان کو بری کام
نہین لیتا ہے انکے ترک کا نام

سمجھ کی آنکھ پر پڑتے ہین پردے
مگر انکو خدا ہی دور کر دے

وبها۲۷ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْہَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْہَا

محبت کرتے ہین محسن سے اپنے
عداوت رکھتے ہین سب موذیوں سے

غرض بے اختیار اسمین ہے ہر دل
کہ ہین یہ خصلتین خلقت مین داخل

کریگا جو کوئی توبہ گنہ سے
تو ہوگا وہ برابر بے گنہ کے

فائدہ

ہوا پیدا وہ گویا پھر اُسی دن — خطا سے پاک ظاہر اور باطن
کہے کر کے حیا بہ حق میں زاری — کہ اے آمرزگار اے میرے باری
میں اب کرتا ہوں توبہ جان و دل سے — خداوندا اسے مقبول کر لے
تری درگاہ میں کرتا ہوں اقرار — نجاؤں گا خطا کے گرد زنہار
یہ اب رحمت سے ہے امید یارب — گنہ پچھلے جو ہیں وہ بخش دے سب
نہو دل میں گنہ کا پھر ارادہ — کہ اس میں ہوگی رسوائی زیادہ
تو ایسی توبہ کچھ آتی نہیں کام — بجز اس کے نہیں ہوتا ہے انجام
کرے توبہ بہت لوگوں کے آگے — گواہ اس امر کا اُن کو بنا کے
یہ اس میں مصلحت ہے اے مری جان — کہ ہے شیطان کا مغلوب انسان
حجاب اُن سب کا دامنگیر ہوگا — نہ پھر وہ مصدر تقصیر ہوگا
اکیلے میں اگر توبہ کرے گا — کہ بس اللہ کو ہو علم اس کا
عجب کیا ہے کہ دل پھر جائے ناگاہ — بھٹک کر راہ سے ہو جائے بے راہ
مگر کہتے ہیں یہ بعضے اکابر — کہ اجمالی ہے بہتر توبہ ظاہر
کیے لیکن ہیں جو پوشیدہ عصیان — مناسب اُنکے توبہ بھی ہے پنہان
نہ فرمائے جو رسوا عالم الغیب — فضیحت کیوں ہو خود کھول کر عیب
کہ ہیں ہم لوگ تو ہر دم گنہگار — گناہوں پر رکھا کرتے ہیں اصرار
نہوا اتنا تو جب سونے کو لیٹیں — فقط سو بار استغفار پڑھ لیں
نظر امروز فردا پر نہ رکھے — بھروسا زیست دنیا پر نہ رکھے
اگر یہ بات بھی اُسنے نہیں کی — کہ ناگہ زندگی آخر کو پہنچی
نہیں گھبرا لگا ہی جس گھڑی یاس — یہی امید ہو رحمت سے بے شک
ذرا بھی ہوش اگر باقی رہا ہو — خدا کے واسطے منہ دم نہ چوکو

گنہ توبہ سے یعنی ہوتے ہیں دور — نہیں ہوتا ہے اس عادت میں رنجور
مگر توبہ وہی ہے اے صاحب ایمان — کہ ہو کر دل میں عصیان سے پشیمان
گناہوں سے نہایت منفعل ہوں — جو کچھ میں نے کیا اُس سے خجل ہوں
بہت ور دوں ہاں فرمان سے باہر — ہوا ہوں جا صواب شرمندہ ہو کر
تری توفیق سے اب میں بھی ہر کار — نہیں تو کیا ہوں میں کیا میرا اقرار
غرض توبہ کرے یوں گڑگڑا کر — کہ جوشِ رحمتِ باری ہو اس پر
کسی نے گر زبانی توبہ کی ہو — گنہ کی دل میں پر نیت رکھی ہو
اسی سے یہ بزرگوں نے کہا ہے — کہ بہتر توبہ کرنا بر ملا ہے
کسی سردار دین کے ہاتھ پر ہو — سبھوں کو توبہ کرنے کی خبر ہو
خدا نا کردہ گر نیت بدل جائے — گنہ کرنے کا پھر دل میں خیال آئے
یہ سمجھے گا کہ ہو جاؤں گا بدنام — جہان میں ہوگی رسوائی مری عام
تو ہے ہر چند یہ توبہ بھی اچھی — مگر وہ مصلحت اس میں نہ ہوگی
ترے پاس توبہ ہو گنہگار — کہے اللہ ہے ستار و غفار
کہے یعنی یہی آگے سبھوں کے — کہ میں کرتا ہوں توبہ ہر گنہ سے
کہ اللہ نے تو ستاری کی تھی — خلائق سے خطا اُسکی چھپائی
اب اک نکتہ یہی سننے کے قابل — نہ رہنا چاہیے اِس سے بھی غافل
مناسب ہے کہ کر لیں توبہ ہر روز — کریں درگاہِ حق میں یہ با سوز
اُدھر آخرت میں جب کو ہو غور — کریں وہ بعد عصیان توبہ فی الفور
بھروسا کچھ نہیں جینے کا دم بھر — اجل ہر وقت ہے موجود سر پر
یہ غفلت کی کہ پہنچی حالت یاس — اُسے جینے سے یعنی ہو گئی یاس
کہ گر توبہ کرے مقبول ہوگی — بڑی ہی شان ہے عفو خدا کی
سنو اب جو فقیہوں نے کہا ہے — وہی مطلب حدیث پاک کا ہے

گرمست جانتے ہین تو بہ سے وہ عصیان
جو ہوتے ہین حق الله سبحان

جو حق عبد ہے بے اُسکے بخشے
نہین جاتے گنہگاروں کے سر سے

حقوقِ عبد وہ ہین آمری جان
کہ جسمین ہو کسی بندے کا نقصان

کوئی تکلیف پہنچے یا دُکھے دل
حقوقِ عبد مین یہ سب ہین داخل

چرانا مال یا تہمت لگانا
عبث کچھ سخت کہکر دل دکھانا

نہو جسمین زیانِ عبد غالب
وہ حق الله ہے اے عالی مناقب

گناہ ایسے بھی کچھ بے ریب شک ہین
کہ حقِ خلق و خالق مشترک ہین

جو بندہ اپنی حق کو بخشدے گا
گنہ الله کا توبہ سے مٹے گا

مگر جو عبد کو لاحق ہوئی عار
یہ اُسکا حق سمجھ لے نیک کردار

حقوقِ عبد ہون یا حقِ الله
کسی عصیان کی دل مین نہ چاہ

وہ حاضر کی نظر مین یکسان ہے
جو شی غائب کی آنکھوں سے نہاں ہے

نہ دیکھی یعنی چیز آنکھوں سے جبتک
نہ دو اُسکی گواہی تم یکایک

بتانے مین مقرر ہوگے عاجز
نہو گا حال سچ معلوم ہرگز

ولها ۳۰ اذا جاءكم كريم قوم فاكرموه

فائده

اگر وہ ہو شریکِ دینِ اسلام
تو پھر سلام کا لازم ہے اکرام

کرو گے اس طرح جب اُسکو خرسند
نہایت خلق سے ہوگا رضامند

کریگا یاد جب اخلاقِ صحبت
تو پھر ہو جائیگا مشتاقِ صحبت

ولها ۳۱ اليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع

فائده

قسم اِک حال و ماضی کی خبر پر
اُسے اپنے گمان مین سچ سمجھکر

یہ ثانی قسم ہے اے تیز خاطر
کہ جھوٹی بات کوئی کرکے ظاہر

گناہوں سے وہی بچا ہین مقصود
نہین ہمین تھی ابعد معدود

اگر وہ بخشدے خود ہوکے راضی
نہوگا پھر مواخذ اُسسے قاضی

زیانِ جان و مال و آبرو ہے
کوئی اُنمین سواے فرخندہ خو ہے

کسی کا جیسے ناحق خون کرنا
کسی کو سحر سے مجنون کرنا

زبردستی سے یا کچھ چہین لینا
کسی کا قرض آتا ہو نہ دینا

وہ جیسے ونٹے کھانا کہ پینا
زالف چھوڑ کر بے قید جینا

ہے اُنمین اعتبارِ حق غالب
شمار اُنکا ہوا غلبے کی جانب

زنا بھی بیگمان حق خدا ہے
سمجھنا حقِ عبد اُسکو خطا ہے

ملے توفیق توبہ کی خدا سے
بچائے ہمکو ہر جرم و خطا سے

ولها ۲۹ الشاهد يرى ما لا يراه الغائب

فائده

جو قاضی ہے گواہی سُننے والا
بتا پوچھے اگر تم سے کچھ اُسکا

گواہی تم اگر بے دیکھے دوگے
کہے رکھتے ہین سُن جھوٹے ہوگے

کسی کی قوم کا جب آئے سردار
تمہین تعظیم اُسکی ہے سزاوار

یہ حسنِ خلق کی ہے سبکو تعلیم
جو ہے سردار کی فرمائی تعظیم

مخالف دین کے گر ہین وہ سردار
تو ہین تعظیم کرنے مین یہ اسرار

کریگا قوم سے اپنی یہ مذکور
تم ہین ہوگے خوش اخلاق مشہور

عجب اُسکا نہین صحبت جو بڑھ جائے
کہ وہ بھی رفتہ رفتہ تربیت پائے

نبی کا قول ہے اے اہلِ ایمان
قسم جھوٹی ہو کرتی ملک ویران

لکھا ہے یوں مسائل کی کتب مین
کہ ہین جھوٹی قسم کی تین قسمین

حقیقت مین نہو وہ بات سچی
خدا سے ہے اُمید اُسمین عفو کی

قسم دانستہ جھوٹی کھائین اگر
گناہ اُسمین ہے توبہ کر مقرر

قسم آئندہ سے پر تیسری قسم — سبب کفارے کا ہے بس یہی قسم
تو کفارہ اُسکو دینا ہے واجب — ان امروں سے کوئی ہو ہی واجب
نہیں تو دس فقیروں کو کھلاوے — سبھوں کو یا کہ وہ کپڑے پہناوے
جو تنہا زیر جامہ کوئی دیگا — تو وہ کافی نہیں ہونے کا اصلا
اگر روزے رکھے با وصف قدرت — نہیں جائز ہے یہ اے فیض گنجور
کہے گر میں نہیں مرنے کا واللہ — تو ہے یہ دوسری قسم اے ماہ
کسی یا اس صفت کی ہی خردمند — کہ جسکی عرف میں کھاتے ہیں سوگند
یہ ہر اک لفظ بھی سوگند کا ہے — خدا شاہد ہے اللہ جانتا ہے
نہیں ہوتی سوا اسکے کسی کی — نہ کعبہ کی نہ قرآن و نبی کی
کہا رازی نے جیسی قسم کھائے — مجھے ڈر ہے کہ وہ کافر نہ ہو جائے
نہ کھٹکے گر عوام اسکو زبان پر — تو کہتا میں کہ مشرک ہیں مقرر
کہ گر جھوٹی قسم کھاؤں خدا کی — تو ہے اوروں کی سچی سے وہ اچھی
یہی مقصود اس سے بالیقین ہے — کہ اوروں کی قسم اچھی نہیں ہے
تو بعضوں نے اسے جانا ہی مکروہ — کہا ایسی قسم کھانا ہے مکروہ
کہ گونا معتبر ہیں اور قسمیں — کراہت پر نہیں ہے کچھ بھی اُنمیں
کھا کرتے ہیں جیسے لوگ باہم — تمہیں واللہ ٹھہرو اور ایکدم
زیادہ ہو جسے تنقیح درکار — تو دیکھے فقہ میں اک نیک اطوار

قسم کھا کر کہے کل یہ کروں گا — بجا لائے نہ پھر وہ کام اصلا
سنو تفصیل سے دل میں رکھو یاد — کرے یا ایک بندے کو وہ آزاد
لباس اوسط کا ہو بد تر نہ بہتر — کہ ڈھانکے اکثر جسم اسے برادر
جسے مقدور ان سب کا نہیں ہے — تو اُسپر تین روزے ہیں پیاپے
یہ شرط اس قسم میں لکھی ہے لیکن — کہ ہو وہ کام بھی حالف سے ممکن
قسم ہوتی ہے یا نام خدا کی — کوئی ہو اسم ذاتی یا صفاتی
وہ مثال جلال و کبریا میں — نہ مثل حرمت و علم و رضا میں
خدا حاضر ہے یا اللہ ناظر — کہے گر جھوٹھ تو ہو جائے کافر
قسم یہ بھی نہیں ہے اے ہنرمند — کہ کھائیں جان کی یا سر کی سوگند
جو سمجھے اس قسم کا پاس واجب — تو کافر ہوگا اے عالی مناصب
ہوا مروی یہ قول ابن مسعود — رہی اللہ سبحان اُس سے خوشنود
کہیں ہے اے طالب یہ اس سخن سے — کوئی جھوٹی قسم جائز نہ سمجھے
شریعت میں جو غیر حق تعالے — نہ ٹھہرا اعتبار ایسی قسم کا
مگر اکثر فقیہوں نے کہا ہے — اسی پر بلکہ فتوی بھی دیا ہے
قسم ہوتی ہے اپنی ہی زبان سے — نہیں پڑتی ہے دینے سے کسی کے
بہت باتیں قسم کی رہ گئی ہیں — نہیں تفصیل سے ہمنے لکھی ہیں

۳۲ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

فائدہ

جو اپنے مال کے آگے ہو مقتول — شہید البتہ ہے وہ شخص مقبول
غرض جو قتل حفظ مال میں ہو — شہادت سے گمان ہوتی ہے اسکو
تو شک اسکی شہادت میں نہیں ہے — شہید و نہیں وہ داخل بالیقین ہے
کہ شاید خانہ جنگی میں لڑا ہو — عوض میں خون کے مارا گیا ہو
سن اب وہ قسم ہوتی ہے شہادت — حقیقی اور حکمی ہے شہادت

ہوا جب قتل یوں بے وجہ ناحق — کہ اُسپر دوسرے کا کچھ نہ تھا حق
نہ ہو گر قتل کا باعث ہویدا — تو ہونگے احتمالات انمیں پیدا
کبھی یا اور ہی باعث ہوا تھا — نہیں حکم شہادت انمیں اصلا
حقیقی اک شہادت اسکی سمجھو — کہ جسکے حق میں نص وارد ہوئی ہو

شہادت کی خبر دی ہو نبیؐ نے
بہر صورت شہیدون مین وہ ہوگا
یہ اک دن کا ہے مذکور ای برادر
لگے کہنے رسولِ پاکؐ خوشخو
یہ تفسیر عزیزی مین کہا ہے
کہ ہے وہ مرا اِس اُمت مین شقی تر
شہید اُس تیغ سے ہو جائیگا تو
حقیقی دوسری وہ ہے شہادت
کسی انداز سے ہو قتل اُسکا
ہے اک وہ مرد با ایمان کامل
شدائد مین ہو صابر وہان پر
پڑے گی آنکھ اُسپر ہر کسی کی
شہید رتبۂ ثانی وہ سمجھو
کہ گویا کھال اُسکی سب نے بین کی
شہید اسطرح جو لڑنے مین ہوگا
سنو اب تیسرے رتبہ کا احوال
ہوئی آخر شہادت اُسکو حاصل
کہ وہ اک مردِ مسرف ہے گنہگار
ہوا لڑ بھڑ کے پھر مقتول ہیجا
جو ہین حکمی شہید اُنکی منازل
کہ بالغ پاک ہو قتل اے برادر
نہ زخمی ہو کے کچھ کھایا پیا ہو

صراحت پہلے سے کی ہو نبیؐ نے
نہین جائے تردد اِس مین اصلا
کہ جاتے تھے نبیؐ کوہِ اُحد پر
کہ جنبش سے ٹھہر جا اے اُحد تو
امام احمدؒ کی سند سے لکھا ہے
جو مارے گا تجھے تلوار سر پر
شہادت یعنی آخر پائیگا تو
اُسے اللہ نے دی یہ سعادت
شہیدانِ حقیقی مین وہ ہوگا
کہ اعدا سے ہوا جا کر مقابل
نظر رکھی ثوابِ جاودان پر
قیامت کو یہ اُسکی قدر ہوگی
کہ مرد جیّد الایمان کوئی ہو
کٹیلے جھاڑ کے کانٹون مین اُلجھی
جنان کے دوسرے درجے مین ہوگا
کہ ہو اک شخص کے مخلوط اعمال
وہ ہوگا تیسرے درجے مین داخل
ہوا جا کر وہ جا بر جنگ کفار
تو جیتے تھے مرے مین اُسکی ہیجا
اسی پر کر قیاس اے مرد عاقل
سلاح تیز سے مجروح ہو کر
نہ زخمون کا علاج اُسنے کیا ہو

کسی ہتیار سے یا سم سے ہو قتل
شہادت جیسے ان اہلِ صفا کی
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ تھے ہمراہ
کہ تجھپر اک نبیؐ ہے ایک صدیق
کہ حضرتؐ نے یہ فرمایا مکرّر
تری ڈاڑھی کی پہنچیگی یہ نوبت
کُنا حضرت رسول اللہؐ نے دیکھو
کیا جسنے جہاد اعدائے دین سے
نبیؐ نے یون کہا اے حق کے طالب
عمل سے اپنے تصدیق خدا کی
ہوا مقتول وہ آخر اسی مین
وہان انبوہ مین یہ رنگ ہوگا
لڑا کفار سے پر ڈرتے ڈرتے
ہوا ناگاہ ناوک کا نشانہ
یقینی رتبہ اُسکا اے برادر
عمل ہین یعنی اچھے بھی بُرے بھی
شہید رتبۂ چارم کی تقریر
دلیرانہ لڑا اعدائے دین سے
غرض ان چار رتبون مین جنت ہے ہر
شہادت تیسری سُنیے حقیقی
سزا مین مال قاتل پر نہ آئے
کوئی وقت نماز اُسپر نہ گزرے

کسی ڈھب سے کرین اُس شخص کو قتل
عمرؓ عثمانؓ علی مرتضےٰؓ کی
کہ کانپا تھا جنہین وہ کوہ ناگاہ
شہید انکے سوا دو ہین بتحقیق
علیؓ سے یون کیا ارشاد اکثر
کہ ہوگی تیری خون سے لال رنگت
شہید دونین عمرؓ عثمانؓ علیؓ کو
مرا لڑ بھڑ کے کفارِ لعین سے
کہ ہین چار ان شہیدون کے مراتب
شجاعت سے کمر لڑنے کو باندھی
گئی جان اُسکی راہِ ایزدی مین
کہ جو دیکھیگا اُسکو دنگ ہوگا
یہ پہنچا حال اُسکا بزدلی سے
ہوئی روح اُسکی قالب سے روانہ
شہید اولین سے ہے اُتر کر
لڑا کفار سے تصدیق حق کی
نبیؐ کے قول سے کرتا ہون تحریر
خدائے پاک کی تصدیق کر کے
سبھون سے رتبہ اسکا ہے فروتر
فقیہون نے کتابون مین جو لکھی
قصاص حد مین بھی مارا نجائے
مرے وہ زخم کھا کر اس سے پہلے

نہ سویا ہو نہ خیمے مین جگہ لی | نہ کوئی شئے خریدی ہو نہ بیچی
نہ لائے ہون اٹھا کر معرکے سے | گرا ہو جس جگہ وہ جا نہ بدلے

بہت باتین نہ کی ہون زخم کھا کر | نہ دنیا کی وصیت کی ہو کچھ پر
کلام اندک اگر اُسنے کیا ہو | وصیت کچھ امور دین کیا ہو

شہید وہ نہین ہیگا تو بھی داخل | شہادت کی نہین ہو وہ تو باطل
یہ شرطین برین ہو وقت اے عزیزو | کہ لڑنے سے فراغت ہو چکی ہو

جو ہون اندر لڑائی کے یہ فی الحال | شہادت اُسکی ثابت ہے بہر حال
جسے باغی کے حربے نے کیا قتل | ٹھگون کے ہاتھ سے جو ہو گیا قتل

شہیدان حقیقی مین ہین تینون | کسی انداز سے مارے گئے ہون
نہین اس قتل مین ہے شرط زنہار | کہ موجب زخم کا ہو تیز ہتیار

کہ لٹھ تلوار پھانسی اینٹ پتھر | سبھی کا حکم ہے اس جا برابر
اگر مقتل مین کوئی لاش پائین | کہ ہو کوئی نشان قتل اسمین

کسی جا ہو بدن ظاہر مین زخمی | گرا ہو حلق سے یا خون صافی
بہا کان آنکھ سے ہو خون نکل کر | شہیدان صورتون مین ہی مقرر

نہ ہو گر قتل کی پیدا علامت | کہ ظاہر ہو جراحت سے سلامت
اگرچہ ناک سے یا پیش و پس سے | لہو بہتا ہوا یا بستہ نکلے

لہو یا بستہ نکلے حلق سے بھی | شہادت اُسکی ہرگز نہین ہوگی
اگر لڑکا ہو یا ناپاک انسان | نہانے کی جسے حاجت ہوئے جان

تو ہین گر یہ سب شرطین ہون موجود | شہیدونمین ہین ہونے کے معدود
ہوئی ہو یہ شہادت جسکو حاصل | ہوئی ہین اُسکی حق مین شرع نازل

کرے بے غسل و کفن کر دفن اُسکو | انہین کپڑون مین جو پہنے ہوئے ہو
مگر مقدار مسنون کفن سے | اگر اُسکی بدن مین کم ہون کپڑے

تو ہے بیشک بڑھا دینا مناسب | جو زائد ہون گھٹا لینا مناسب
اگر مقتول کوئی راہزن ہے | فقط اُسکے لئے غسل و کفن ہے

نماز اُسکے جنازے پر نہ پڑھیو | کہ عبرت اور ون کو یہ دیکھکر ہو
وہ ہے حکمی شہادت ہے انکو نام | کہ ہون عقبیٰ کے جاری اُسپر احکام

بیان پہلی جو کین ہین ہمنے شرطین | وہ جس مقتول مین پائی نہ جائین
حقیقی کو نہین اُنکی شہادت | مگر ہے بیگمان حکمی شہادت

شہید ایسا جو ہوئے ذی مناقب | اُسی غسل و کفن دینا ہے واجب
شہیدون کا ثواب اُسکو ملے گا | نہ جاری ہونگے یہ احکام دنیا

جو ذات الجنب یا دق مین مرا ہو | وبا مین یا کہ دنیا سے گیا ہو
مرے دستون مین یا مسموم انسان | کوئی عورت کہ ہو یا جنتے مین جان

گر ہی دیوار انہین پر کے مر جائے | بلا قصد آگ مین جل کر گزر جائے
مرے یا بے ارادے غرق ہو کر | سفر مین یا مرے لے نیک اختر

طلب مین علم کے جسکی گئی جان | مرا ہو جمعہ کی شب جو انسان
کسی نے حملہ دشمن پر کیا ہو | لگا ہو زخم اپنے ہی مرا ہو

یہ سب حکمی شہیدان مین ہے داخل | خدا سے ہے اُمید اجر کامل
شہیدونکی لکھون کیا رفعت و جاہ | بڑے رتبے ہین اُنکے اللہ اللہ

ملی اُنکو حیات جاودانی | خدا کی ہے نہایت مہربانی
ترقی پر ثواب اُنکا ہے دائم | تضاعف اجر مین رہتا ہی دائم

گئی ہو جس عمل پر جان اُنکی | وہی گویا ہے اُنکا شغل اب بھی
نبی کے قول سے ثابت ہوا ہے | بخاری اور مسلم مین لکھا ہے

کہ ہر اک ابن آدم کے عمل پر | مرے پر مہر ہوتی ہے مقرر
مگر جو کشتۂ راہ خدا ہو | جہاد اعدا سے کر کے مر گیا ہو

قیامت تک عمل جاری ہے اسکا
کہ اہلِ کفر سے لڑتا ہے گویا

بدستور اکل و شرب ناگہانی
خدا دیتا ہے کھانا اور پانی

کہ لا رکھتے ہین ارواحِ شہیدان
طیورِ سبز کے پوٹون مین پنہان

جنان مین سیر ہو کر میوے کھائین
مزے جنت کی نہرون سے اٹھائین

کہ قندیلین معلق عرش سے ہین
وہ انکی استراحت کے لیئے ہین

شہید و کیسے سوا کوئی بہشتی
نہین پھر آنے پر دنیا کے راضی

کہ قتلِ راہِ حق کفارہ ٹھہرا
سوائے دَین ہر جرم و خطا کا

کہا جو زخم کھاتا ہے مسلمان
خدا کی راہ مین ای اہلِ ایمان

روان ان زخم سے ہو گا لہو بھی
لہو کا رنگ بوئے مشک ہو گی

کہ نکلے جو کوئی راہِ خدا مین
نکل کر یعنی شامل ہو غزا مین

غرض ہو خالصاً للہ نیت
کہ ہی ضامن اسے خود آگاہ نیت

کہ با اجر و غنیمت گھر مین پہنچائے
یہان سے اسکو یا جنت مین لیجائے

یہی کہتا مین خواہش اپنی جی مین
کہ مارا جاؤن راہِ ایزدی مین

غرض منہ شہادت کا تو دیکھو
نبی کو جسکی ایسی آرزو ہو

خدایا قاضی حاجات تو ہے
مجھے سو جان سے یہ آرزو ہی

تری تائید کشتی پر مری ہو
نہ پھیرون منہ نہ ہو لغزش قدم کو

اگر حکمی حقیقی اے برادر
نہین ہین اجر عقبیٰ مین برابر

جنابِ مصطفیٰ نے یہ کہا ہے
نیت سے اعتبارِ اعمال کا ہے

جو نیت خیر ہے تو کام بھی خیر
اگر بد ہے عمل بھی ہو گا معیوب

اگر جوہری کی نیت دلنشین ہے
تو ہرگز یہ سفر اچھا نہین ہے

مناسب ہے کہ حاصل اسکا لکھون
سنو اسمین ہے بعد اسکے یہ مضمون

تو ان جانے کا ثمرہ بھی وہی ہے
عزیمت جسکی اسنے دل مین کی ہے

اسی انداز سے اے پاک گوہر
انہین لذاتِ جسمی ہین میسر

یہ مضمونِ حدیثِ ترمذی ہے
روایت کعب بن مالک سے کی ہے

انہین ہوتا ہے یون پھر حکم اللہ
کہ کھانا پانی پائین حسب دلخواہ

لے کیا خوب انکو آشیانے
عطا کی ہے عجب راحت خدا نے

سنو یہ بات اے اہلِ درایت
انسؓ حضرت سے کرتے ہین روایت

انسؓ سے اور روایت ہوئی ہے
یہ کہتے ہین کہ حضرتؐ نے کہا ہے

بخاری مین جو ہے نقل سنیئے
روایت بو ہریرہؓ کی نبیؐ سے

قیامت کو ہرا ویسا ہی ہو گا
جو شکل انکی تھی جب نیزہ لگا تھا

حدیثِ بو ہریرہؓ اور یہی ہے
رسول اللہ سے یون نقل کی ہے

مگر باعث ہوا ایمانِ الٰہی
سبب اسکا ہو تصدیق نبیا کی

حق سبحان کفیل اسکا ہوا ہے
خدائے پاک نے ذمہ کیا ہے

نہ ہوتا میری امت پر جو دشوار
تڑپتا پیچھے لشکر کے مین نہار

جلایا جاؤن پھر جی کر مرون پھر
جیون پھر بعد اسکے قتل ہون پھر

سہ بارہ زندہ ہو ہو کر یہ چاہون
کہ جانِ پاک دین راہِ خدا مین

کہ تیری راہ مین اعدا سے لڑ کر
مرون شمشیر حربی کھا کے منہ پر

اجل ٹھہرائی ہو تونے مری جب
یہی سامان کرنا اے مرے رب

وبہا ۳۳ الاعمال بالنیات

فائدہ

سفر حج کی نیت سے کیجئے گر
تو یہ اچھا عمل ہے اے برادر

بخاری مین بھی مروی یہ خبر ہے
زیادہ اس سے کچھ مضمون مگر ہے

کہین جائے جو دنیا کی طلب کو
ارادہ خواہ جورو کرنیکا ہو

پھل اسکا پائیگا گر دل مین ہو گی
نیت راہِ خدا و مصطفیٰ کی

وبها ٣٤ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

فائده

محبت سے رہے جو پائے جوال … عنایت کی نظر رکھے مہ و سال
کہ اسمین ہونگی سب اُس سے رضامند … مقرر اُسکو جانینگے خداوند
غرض خدمت سے وہ مخدوم ہوگا … ریاست کا مزا معلوم ہوگا
کریگا کو تہی کامون مین اُنکے … رہیگا باز ننگ اپنا سمجھ کے
نہ راضی ہوگا ایسے سے خدا بھی … خودی ہرگز پسند حق نہوگی
کہ جو انسان تم ہو قوم بھی ہین … کہ سب ہمجنس تمسے ملتجی ہین
تمہین اس بات کا ہی شکر لازم … کہ تم مثال پر اپنے ہو حاکم
پسند حضرت حق عاجزی ہے … ریاست کا شکرانہ یہی ہے
نبیؐ فرماتے ہین اے اہل اسلام … کہ ہی کامون مین بہتر بیچ کا کام
غرض اچھی نہین افراط و تفریط … پسندیدہ ہے سب چیزون مین توسیط
کہ دونون مین نہین مقصود حاصل … چلے وہ چال جس سے طے ہو منزل
توسط اسمین بھی سمجھینگے عریف … خدا نے حسب طاقت دی جو تکلیف
کہ اسمین جانب افراط ہی جو کہ … ریاضت جسمین بیجا کرتے ہین لوگ
سنو تفریط کی جانب ہے اِحاد … کہ جسمین دین ہو جاتا ہے برباد
یہ بات اخبار مین وارد ہوئی ہے … کہ طاعت خوب اچھی دائمی ہے
بہت سی کچھ دنون کرکے عبادت … ہوئی پھر بار دل پر چھوڑی عادت
تو یہ لائق نہین زنہار زنہار … عبادت مین تنوع اول ہو درکار

وبها ٣٦ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ

فائده

کہ جسکا پنجشنبہ کو سفر ہو … مبارک یا الٰہی ہو یہ اُسکو

سنو دل سے یہ قول مصطفےٰ ہے … رئیس قوم خادم قوم کا ہے
غرض غفلت نہین اُسکو مناسب … ہمیشہ قوم کی خدمت ہے واجب
کرے کامون کا اُنکے خود سرانجام … نہ بگڑے اُسکے چلتے تا کوئی کام
نہوگا کوئی فرمانے سے باہر … اطاعت مین رہینگے لوگ یکسر
معاذ اللہ جو خود بینی کرے گا … ریاست ہی کا اپنی دم بھریگا
تو اُس سے منحرف ہو جائینگے لوگ … اطاعت پر نہ ہرگز آئینگے لوگ
تامل کا محل ہے اے رئیسو … سمجھ لو دل مین گر انصاف کچھ ہو
کیا اُنپر خدا نے تمکو سردار … ہوئی وہ سب تمہارے حکم بردار
یہی ہے شکر اس لطف خدا کا … کہ خدمت مین ہو اُنکے مہیا

وبها ٣٥ خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا

فائده

نہ دوڑو جسمین تھک کر کے بچھاؤ … نہ آہستہ چلو ایسا کہ رہجاؤ
عدالت مرتبہ ہے درمیان کا … کہ ہے محمود شرع و عقل ہر جا
عبادت امر اوسط خوب ہے ہر چند … سراسر خیر بالکل فائدہ مند
شریعت مین نہین جائز ہے یہ بات … نہین حاصل بجز تضییع اوقات
توسط پر ہی طاعت مین بھی حمیا … کسی ور امر کا پھر تذکرہ کیا
کرے یعنی عبادت اتنی انسان … ہمیشہ جو نبھے کچھ ہو نہ نقصان
بجا لایا اُسی یا تبدیلی سے … اُتار ابوجہ سر پر کا سمجھ کے
ہین کبھی طریق حق پر اللہ … کبھی جسمین نہین ہے اوسط کی ہی راہ
خدا یا برکت اُمت مین مری ہو … سفر مین پنجشنبہ کے سحر کو
یہ حضرتؐ کی خدا سے التجا ہے … سفر کے باب مین حق سے دعا ہے
سفر مین صبح کی قید اس سے کی ہے … کہ کثر وقت چلنے کا یہی ہے

حدیث پاک اک ایسے مضمون کی ہے
رسول پاک سے مروی ہوئی ہے
کہ شنبہ پنجشنبہ کو ملا کے
دعائے برکت انہیں کی خدا سے

دعا حضرت کی ہی مقبول بیشک
سفر دونو دنون کا ہی مبارک
سفر انہین بہت اچھا ہے لیکن
نہیں ممنوع ہی ہرگز کسی دن

کہ سب دن یکسان اللہ کے ہین
برائی کچھ نہیں اچھے بھلے ہین
کوئی دن ہو کسی جانب ہو جانا
کبھی کچھ وسوسہ دل مین نہ لانا

نکرنا اعتنا ساعت گھڑی پر
نظر ہرگز نہ رکھنا جوگنی پر
ہوئی ہین جو رجال الغیب مشہور
عوام انکا کیا کرتے ہین مذکور

کہ گر ہون سامنے یا داہنے پر
نہیں ہے اس طرف کی راہ بہتر
جو سوئے پشت مین یا بائین جانب
تو ایسی راہ چلنا ہے مناسب

حساب اسکا ہے تاریخون کی رو سے
بہت ہین معتقد اس قاعدے کے
کبھی پابند اسکی بھی نہو تم
خدا کا نام لیکر راہ لو تم

کہ یہ چیزین خلاف شرع و دین ہین
سزائے اعتبار اصلا نہیں ہین
علی قاری نے یون لکھی ہی نظرین
رجال الغیب اخوان الشیاطین

رجال الغیب شرعی یہ نہیں ہین
وہ اور انکے سوا اہل دین ہین
کوئی تاریخ ہو یا کوئی دن ہو
خصوصیت نہیں جانب کی انکو

کبھی ہوتے نہیں ہین مانع راہ
جو بھٹکی راہ اسکے کرتے ہین آگاہ
حدیث پاک مین وارد ہوا ہے
رسول اللہ نے فرما دیا ہے

پکارے ہی بھول جائے راہ کو گر
اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللّٰہ کہکر
عباد اللہ فرمایا ہے جنکو
رجال الغیب شرعی انکو سمجھو

کسی جانب کی راہ ہے ادنش آموز
مسافر سے نہیں خالی کسی روز
پہنچتے ہین جہان کا ہو ارادہ
نہیں ہوتا کسی کا بال بیکا

جو آفت آنیوالی بالیقین ہے
گھڑی ساعت سے وہ ٹلتی نہیں ہے
نظر رکھتے ہین جو ان اللہ تک ان
پہنچتے ہین گزند انکو بھی کمتر

وبہا ۳۷ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا

فائدہ

نظر آتا ہی ایسا حال افلاس
کہ پہنچا جاتا ہے کفر کے پاس

یہ مطلب ہے کہ محتاجی مین ہم دم
کیا کرتے ہین سب ہوش و خرد گم

بہت عسرت گزرتی ہے جو اوپر
خدا کو بھول کر ہوتے ہین مضطر
نہیں رہتا ہی کچھ ایمان کا پاس
جناب حق سے ہوتے ہین نا یاس

اٹھا دیتے ہین استقلال یکسر
کلام کفر لاتے ہین زبان پر
ہمیشہ کہتے ہین جو آئے منہ مین
ادب کچھ چھوڑ کر کرتے ہین باتین

خلاف شرع کرنے لگتے ہین کام
سمجھتے کچھ نہیں کیا ہوگا انجام
معاذ اللہ یہ عسرت ہے بلا کی
مقرر آزمائش ہے خدا کی

جو ہین ایمان و استقلال والے
امید فضل رکھتے ہین خدا سے
چلے جاتے ہین راہ شرع و دین پر
قدم انکے نہیں لگتے کہین پر

بچاوے ایسی محتاجی سے اللہ
کہ جسمین آدمی ہوتے ہین گمراہ

وبہا ۳۶ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

فائدہ

حدیث پاک ختم الانبیا ہے
سفر ٹکڑا عذاب و رنج کا ہے

مشقت ہوتی ہے یعنی سفر مین
وطن مین چین ہی راحت ہے گھر مین
عذاب ایسا مشقت کو کہا ہے
نہیں کچھ اور اسکا مدعا ہے

اشارہ ایسین لیکن بالیقین ہے
کسے بے حاجت سفر اچھا نہیں ہے
عبث کیون آدمی بیٹھے بٹھائے
مصیبت مین پڑے محنت اٹھائے

وبھ ٣٩ المجالس بالامانة

فائده

رکھین جو بات ہو پوشیدہ دل مین / کسی پر بھید کو ہرگز نہ کھولین
شرارت سے نہ بھڑکائین کہین آگ / کہ دل جلنے لگین آپس مین ہولاگ
گنہ یک سو مفاسد اسمین ہین اور / ذرا ای دوستو دل مین کرو غور
سبک ہوتے ہین لوگونکی نظر مین / گران ہوتے ہین جسکے پاس بیٹھین
دلونمین ٹھانتے ہین بس یہی بات / نہ کہیے سامنے انکے کوئی بات

وبھ ٤٠ خیر الزاد التقوی

فائده

یہی قرآن مین بھی وارد ہوا ہی / کہ خیر الزاد تقوی کو کہا ہے
مفصل مین رقم کرتا ہون یہ حال / کہ دو رتبے ہین ہین اعمال و افعال
ہین اول قسم کے اعمال واجب / مگر ثانی ہین مستحسن مناسب
جو کوئی کام تقوی سے کرے گا / تو ہے یہ مستحب اے دوست یکتا
مگر اس سے بڑھے ڈھونا ہی واجب / یہی فتوی ہی اے عالی مناقب
زیادہ احتیاط اسمین ہے بے شک / نہ پہنچے وہم کے ہر مرتبے تک
ہماری ہمتین ہین ایسی کوتاہ / کہ چل سکتی نہین فتوے کی بھی راہ
نہ کی کچھ فکر زاد آخرت کی / تلف عمر گرامی بے جہت کی
کمر باندھے ہے عصیان پر ہم / کیا ہاتھون سے اپنے کام پر ہم
عجب رسوائیونکا سامنا ہے / نہین معلوم کیا گزرے خدا ہے
تو البتہ رہائی ہو ہماری / عذاب سخت سے ہو رستگاری
تو سمجھاتے ہین گو ہم خود ہین مضطر / تسلی کرتے ہین یہ قطعہ پڑھکر
لکھون جیسا کہ ہی تازی زبان مین / کرون پھر ترجمہ اپنی زبان مین

یہ کہتے ہین رسول با مکارم / مجالس ساتھ امانت کے ہین لازم
غرض یہ ہے جو مجلس کے سخن ہین / امین اسکے سب اہل انجمن ہین
نہو یہ بھی کہ آہنگ بدی سے / کہین جاکر لگائین کچھ کسی سے
سخن چینی ہی یہ اے نیک فرجام / کہ جس سے آدمی ہوتا ہے بدنام
کہ ہو جاتی ہی آپس مین عداوت / سخن چینونکی کھلتی ہی شقاوت
نہین رہتی ہی اسکی پاسداری / بہت ہو جاتی ہی بے اعتباری
سخن چینی نکر اے باسعادت / امانتدار ہو سیکھ اچھی عادت
نبی کا یون ہوا ارشاد باری / کہ بہتر توشہ ہے پرہیزگاری
یہ زاد آخرت ہی یعنی اے یار / کہ ہون تقوی کے ساتھ اعمال و کردار
کرو پرہیزگاری سے ہر اک کام / کہ ہوتا ہی چلکر نیک انجام
ہین آئین ایک فتوے سے مطابق / عمل ثانی ہین تقوی کے موافق
ضروری یعنی فتوے پر عمل ہے / بدون اسکے ترے دین مین خلل ہے
نجاست عفو ہی جیسے درم بھر / مصلی کے ہو کپڑے یا بدن پر
مگر تقوی کا ہے یہ حکم محکم / کہ دھو ڈالے جو ہو درہم سے بھی کم
نجس ہونے سے جیسے ہو گیا پاک / کراہت سے طبیعت سمجھے ناپاک
پھر اب کیا کیجیے تقوی کا مذکور / کہ ہین ہم اس سے کوسون منزلون دور
کٹی لہو و لعب مین زندگانی / ہوئی برباد پیری و جوانی
قیامت کو خدا کے پاس جاکر / کرینگے سامنا کیا منہ لگاکر
ادھر سے پر جو رحمت کی نظر ہو / گناہون سے سراپا درگزر ہو
کبھی گر دھیان آتا ہی عمل کا / کہ دل کو ہول سی ہوتا ہے دھڑکا
کہ بعض اگلے بزرگون سے ہی منقول / کہی ہی واقعی کیا بات معقول
اگرچہ بحر اسکی دوسری ہے / مگر اس وزن سے ملتی ہوئی ہے

یہ ہے وہ قطعہ سنئے کان دھر کر
ذرا دل سے توجہ کیجئے دم بھر

قطعہ عربی

وَفَدتُّ اِلَی الکَرِیمِ بِغَیرِ زَادٍ
مِنَ الحَسَنَاتِ وَالقَلبِ السَّلِیمِ

فَحَملُ الزَّادِ اَقبَحُ کُلِّ شَیءٍ
اِذَا کَانَ الوُفُودُ اِلَی الکَرِیمِ

ترجمہ

برا ہے بار توشہ کا اٹھانا
جو ہو صاحب کرم کے پاس جانا

کہ تقوی ہے بچے رہنا طلب سے
کسی سے جز خدا حاجت نہ مانگے

کہ گھوڑے پر سے کوڑا بھی جو گر جائے
سوار اسکو پیادے سے نہ اٹھوائے

شمارہ منع میں ہے اے برادر
کہ ہر اک کو توکل ہو خدا پر

توکل سے وقار انسان کا ہے
ثواب اے دل قناعت میں بڑا ہے

توکل میں ہے رضوان الہی
قناعت سے ہے گھر میں بادشاہی

قناعت سے بن آتے ہیں سبھی کام
کہ ہے اللہ کے ذمے سرانجام

کہ حاجت کو لئے پھرتے ہیں ہر جا
کیا کرتے ہیں ہر صحبت میں چرچا

مگر جو کوئی ہو محتاج اتنا
کہ رکھتا ہو نہ کھانا ایکدن کا

سوال اسوقت میں جائز ہے اسکو
پر اتنا ہی کہ کافی کھانے کو ہو

حرام اسنے سوال سائلان ہے
وہاں دینا بھی مکروہ ہی جوان ہے

نہ دینا کچھ نہیں مکروہ اصلا
جو یوں ہوں دینے لینے والے اکجا

نماز اک دن علی پڑھتے تھے ناگاہ
کسی سائل نے مانگا آکے للہ

توکل دے مسلمانوں کو یا رب
کہ تیرے فضل پر قانع رہیں سب

ہوا اسکو کریم اب میں تو عازم
بدون زاد خیر و قلب سالم

حدیث پاک کے معنی ہیں اک اور
کہے ہیں عالموں نے کیجئے غور

حدیثوں میں یہانتک آگیا ہے
نبی سے اس طرح مروی ہوا ہے

اٹھا دے آپ گھوڑے سے اتر کے
طلب سے اسقدر پرہیز کر لے

کرے اسپر قناعت دے جو اللہ
کسی سے اور لینے کی نہ ہو چاہ

توکل کام ہے اہل یقین کا
قناعت پیشہ ہے مردان دین کا

خدا ہے کافی اہل توکل
بنا دیتا ہے بگڑے کام بالکل

توکل ہم سے بے صبروں سے کیا ہو
قناعت کب بیصبروں سے بھلا ہو

کہیں ظاہر کہیں حسن طلب ہے
کہ یہ حاجت نہیں بیتاب ہے

نہ ہو کچھ پاس نقد و جنس ہرگز
بہر صورت ہو وہ مسکین عاجز

یہ کہتے ہیں فقیہ اے نیک اختر
طلب جائز نہیں مسجد کے اندر

مگر ہے قول بعضے عالموں کا
کتابوں میں بھی مختار اسکو لکھا

کہ چلنے میں نہ پھاندیں دوش گردن
نہ کچلیں پاؤں لوگوں کے نہ دامن

انگوٹھی آپ نے اس حال میں دی
خدا نے آپ کی اسپر ثنا کی

نہیں ہوں اسقدر جو مضطر مفلسی سے
کہ تجکو چھوڑ کر مانگیں کسی سے

قلم شکر خدا میں ہو گہر ریز
کہ یہ پہنچی ختم کو نظم دلاویز

خاتمہ

الہی نے دی مجھے توفیق آغاز
کیا دروازۂ لطف و کرم باز

بعصیان میں سراپا مبتلا ہوں
بداعمالی کے پھندے میں پھنسا ہوں

ہمایا ہوں بہت بیہودگی میں
نہیں گنتی ہے اچھی بات جی میں

زمین میں ایک ہوں جزو محقر
لیاقت والوں کی گنتی سے باہر

رہی تائید اسکی تا بانجام
نہیں تو مجھسے کب ہونا تھا یہ کام

نہیں ہوتی ہے مجھسے کام کی بات
بسر کرتا ہوں بیکاری میں دن رات

بھروسا رحمت اللہ کا ہے
شفاعت کا نبی کی آسرا ہے

نہ تھی مجھسے یہ مضمون طرازی
مگر کی لطف حق نے کارسازی

[..]ا مرادیں پایا سب خواہ — بحمد اللہ ثم الحمد للہ
[..] فیض نبوت سے ہم آغوش — تو دریا کا ہر اک قطرہ میں جوش
بہت لکھ دفتر تفتیش کر کے — احادیث نبی کا ترجمہ ہے ۱۲۰۰
خدایا اب یہ میری التجا ہے — تری درگاہ عالی میں دعا ہے
بحق آل اطہار پیمبر — بحق اصحاب انصار پیمبر
عمل کی ہو مجھے توفیق حاصل — اٹھائیں اہل ایمان نفع کامل
ترحم میرے حال زار پر کر — خدایا ہر خطا سے در گذر کر
جواب حق زبان پر کرکے جاری — عذاب قبر سے کر دے رستگاری
گنہوں کی نہ میری جستجو کر — عفو کرلے میرے والی عفو کر
ترازو میں عمل تولینگے جس دم — خداوندا مرا کیا ہوگا عالم
جو پلے پر میرے ہو فضل تیرا — گران ہرگز نہو پلہ خطا کا
زیادہ بال سے باریک پل — اٹھی ہے گزرا خلق بالکل
خدایا ہوں بہت ترساں لرزاں — کہ میرا کیا وہاں پر ہوگا سامان
نبی سے ہے عقیدہ راست میرا — عصائے ناتوانی ہو خدایا
ترا دریائے رحمت جوش میں آئے — الہی میرا بیڑا پار ہو جائے
نہوگا کوئی اور ایسا بد اطوار — سیہ طالع سیہ دفتر سیہ کار
عقوبت جتنی ہو میری سزا ہے — عدالت کا طریقہ ہی بجا ہے
بد اعمالی مری حد سے ہے باہر — دعا تجھسے کروں کیا منہ لگاکر
اگر تجھسے نہیں کس سے کہوں میں — ترے محبوب کی امت میں ہوں میں
غنی ہے ذات تیری اے مرے رب — نہیں ہے کچھ ترا طاعت میں مطلب
رہی حمد و تحیت سے مجھے کام

نہیں ہے انکی قدرت سے یہ کچھ دور — کہ لے ذرہ سے کار مہر پر نور
ہوئی تاریخ کی جب فکر مجھکو — کہا ہاتف نے اس سے مطلع ہو

مناجات

کہ اپنی عام رحمت کی نظر سے — طفیل حضرت خیر البشر سے
نگاہ لطف سے فرماکے منظور — الہی کرلے مقبول جمہور
حدیث پاک کی برکت سے یارب — گنہ جتنے ہیں میرے بخشدے سب
کروں اثبات تیرا نفی ہر غیر — الہی خاتمہ میرا ہو بالخیر
حساب اعمال کا درپیش جب ہو — مجھے انبوہ میں رسوا نہ کیجو
نجانے میرے عیبوں کا کوئی بھید — یہی ہے تیری ستاری سے امید
کہ نام خیر نامے میں نہیں ہے — بری کاموں کا دفتر بالیقین ہے
صراط پشت دوزخ پر خطر ہے — دم شمشیر سے بھی تیز تر ہے
گذر جائینگے جلدی سے نیکوکار — گرینگے کٹ کے دوزخ میں گنہگار
بہت بار گران بھاری ہے سر پر — چلوں گا یہ رہ دشوار کیونکر
کریں گے وہ دستگیری سے جھٹ پٹ — نہو پاؤں کو پل پر لڑکھڑاہٹ
خدایا گرچہ ہے میرا یہ احوال — کہ عصیاں کا ہے ہر عضو پر بال
کئے برباد میں نے دین و دنیا — نہ رکھا میری شامت نے کہیں کا
نظر سوئے زمیں ہے منفعل ہوں — میں اپنی روسیاہی سے خجل ہوں
مگر تو مہربان بندگان ہے — کریم کارساز دو جہاں ہے
مجھے ہے تیری رحمت پر یہی ناز — کہ ہوں اپنے وسیلے سے سرفراز
خداوندا تصدق میں نبی کے — عقوبت سے مجھے آزاد کر دے
یہ ہو مشغولی آغاز و انجام

فقیر این ترجمۂ منظوم اربعین را از زبان مؤلف تمامہا شنید بہ نہایت من فصاحت و بلاغت او ادائے مطلب در آوردہ و از عربیت بیان عجز اصف و شارات و ایراد مسائل و حکایات یا ہمہ سزاوار تحسین و آفرینست جزاہ اللہ عنی و عن سائر المسلمین و تقبلہا بقبول حسن و روجہا الی یوم الدین آمین یا رب العالمین

کتبہ العبد المذنب الاواہ ؁

| محمد سعد اللہ ۱۲۴۹ |

حامداً و مصلیاً فی الحقیقت مصنف با انصاف صاحب ورع و تقوے بکمال شرح بسط تنقید روایات و بیجا غیر محل عشق ریزی کردہ جزاہ اللہ فی الدارین خیر الجزاء و فقیر حقیر ابو البرکات تراب علی عفی عنہ ہمہ آن شرح اربعین از زبان مصنف شنیدہ فوائد برکات بردا شت الحمد للہ علی ذلک ؁

| تراب علی ۱۲۲۵ |

اما بعد میگوید کمترین محمد سراج الدین کہ این ترجمۂ منظومہ را از اول تا آخر حسب حوصلۂ خود دیدم فی الواقع مترجم جزاہ اللہ خیر الجزاء بصحت مطالب و نظم شگفتہ و اجرہائے بیکران برائے خود جمع فرمودہ

تقبل اللہ منہ انہ قریب مجیب

مترجم احادیث نبویہ علی مصدرہا الف الف سلام و تحیۃ برائے ہدایت خلق منظوم عالیہ کہ متضمن تعظیم لامر اللہ و شفقۃ علی الخلق ست بکمال متانت و صحت املا فرمود جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء و سلمہ اللہ عن الآفات فی دار البلاء و دار البقاء آمین ع و یرحم اللہ عبداً قال آمینا ⁂ محرر این چند سطور بندۂ مسکین زین العابدین الکاظمی الحنفی المجددی عفی اللہ عنہ

| محمد زین العابدین ۱۲۶۹ |

از تنقید منقد و تصحیح این کتاب معلوم شد حق سبحانہ و تعالی جزائے خیر بمصنف آن عنایت فرماید ؁

| بحکم عبد الحکیم ابو البقا محمد ۱۲۳۰ |

للہ الحمد و المنۃ کہ مصنف این منظوم بکمال صحت روایات و جمیل حدیث باحسن نظم منظوم ساخت جزاہ اللہ عنی و من جمیع المسلمین خیر الجزاء

| محمد عبد الوحید ۱۲۳۲ | خادم احمد ۱۲۵۱ |

خاتمہ طبع از طبع سلیم منشی امیر اللہ صاحب تسلیم شاگرد جناب غفران مآب مرزا محمد اصغر علیخان نسیم

طبیعت پھر مری کچھ ناز پر ہے — کوئی مطلب مگر آغاز پر ہے
بنایا جسنے کن سے دو جہان کو — کیا پیدا زمین و آسمان کو
دکھایا رنگ قدرت گل زمین سے — کھلائے پھول کیا کیا یاسمین سے
ہزارون طرح کے جلوے دکھائے — کہ جو اک انسان مین نہ آئے
کسیکو دین کی لذت عطا کی — محبت دی جناب مصطفے کی
ہو وہ جب سے رونق بخش ہستی — بلندی چومتی ہے پائے پستی
کبھی گر سیر نزہت گاہ ہوتی — نسیم خلد فرش راہ ہوتی
ابد تک ہو سلام پاک و طاہر — نبی پر آل پر اصحاب مین پر
خوش مژدہ ہے ارباب یقین کو — بشارت ہے سراپا اہل دین کو

مضامین لیتی ہیں فکر رسا سے — زبان جنبش میں ہے حمد خدا سے
مہ و خورشید و سایہ کو فلک وار — سکھایا ہے قدم انداز رفتار
زبان بلبل کو دی گل کو خموشی — بیان نالون مین ہے تار از پوشی
دیا سامان شاہانہ کسیکو — بنایا خاک ویرانہ کسیکو
محمد نام پر جسکے مین قربان — دل و جان و جگر کے نور ایمان
جمال پاک سے کیا فرد کیا دور — دو عالم بن گیا پیمانہ نور
گذرتے جس طرف نکہت کی صورت — مہکتی وہ گلی جنت کی صورت
پس از حمد و ثنائے شاہ لولاک — بیان کرتا ہے تسلیم جگر چاک
کہ جو مشہور عالم اربعین ہے — نہایت معتبر ہے دلنشین ہے

مؤلف شاہِ مالکِ معنوی ہین
ہوئی مدت کہ توفیقِ خدا سے
جنابِ مولوی ہادی علی نے
پئے تفصیلِ مطلب ہر جگہ پر
کہون کیا واقعی کیا ترجمہ ہے
برائے نفعِ عالمِ آخر کار
چھپا ہے مین یہ جز اہلِ ایمان
بس اب آخر بیانِ مدعا ہے
ہدایت اہلِ ایمان جس سے پائین
زبانِ ختم کیفی نکتہ دان نے

ولی اللہ محدث دہلوی ہین
عنایتہائے فضلِ کبریا سے
خبیرِ کُنہ مخفی منجلی نے
بڑھائے فائدے بے شک و بہتر
کہ دریا صاف کوزے مین بھرا ہے
ہوا یہ عیب سے سامان منود آ
بنا تعویذِ جانِ ہر مسلمان
زبانِ التماس التجا ہے
سدا اربابِ تقویٰ حظ اٹھائین
ادا فہمِ سخن بشن بیان نے

مطابع مین چھپی ہے بیشتر وہ
شہنشاہِ جہانِ نکتہ دانی
کیا جو ترجمہ اردو زبان مین
نظر سے جب وہ نظمِ پاک گزری
زبان چھپی ادائے نظمِ مرغوب
جو ہے مشہور مطبع مجتبائی
ہوئی صحت مین کوشش بے نہایت
الٰہی خاتمہ بالخیر کرنا
مؤلف کو غریقِ مغفرت کر
کیا یہ قطعۂ تاریخ ارشاد

پسندِ دل ہوئی ہے بیشتر و
سر برآرائے اقلیمِ معانی
دکھائی نظم کی صورت بیان مین
سند کی مہر ہر عالم نے کر دی
مضامین چست بندش کس طرح خو
کہ واقف جس سے ہے سارے خدائی
رہی مد نظر اسکی رعایت
میسر سب کو اسکی سیر کرنا
مترجم کو عطا کر حوضِ کوثر
کہین سنکر جسے سب آفرین با

قطعۂ تاریخ از نتائجِ طبعِ ذکا و ذہنِ ذکا از محمد سردار خان صاحب کیفی دہلوی

سلمہ الولی ملازمِ مطبعِ مجتبائی دہلی

چھل حدیث چھپی ایسی طرح جس سے
یہ اربعین اگر یاد ہون مسلمان کو

عیان ہے مہتمم ذو فنون کی کوشش
حرام اُسپہ ہے دوزخ کی بالیقین آتش

ہوئی تلاش جو تاریخ کی تو بے سر ہول
کہا یہ کیفی نے فوراً۔ وسیلۂ بخشش
۱۲ھ

الحمد للہ علے احسانہ کہ درین ایام سعادت التیام کتاب ہدایت انتساب یعنی چہل حدیث کلام رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام مع شرح منظوم الموسوم بہ لتنجیر مطبع مجتبائی دہلی مین جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب کے اہتمام سے اوائل ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین طبع ہو کر روشنی بخش قلوب مومنین و بصیرت افزائے کاملین ہوئی ۔